شیخ غازی عزیر حفظہ اللہ تعالیٰ

قسط (۲)

# مناقب امام ابو حنیفہؒ کی روایات پر ایک نظر

۶۔ امام ابو حنیفہؒ کے فضائل میں بیان کی جانے والی اگلی روایت یوں ہے :

"رأی ابوحنیفۃ فی المنام ۔۔۔ فارتحل الی البصرۃ فسأل محمد بن سیرین عن ھٰذہ الرؤیا فقال بصاحب ھٰذہ الرؤیا صاحب ھٰذہ الرؤیا ابوحنیفۃ فقال انا ابوحنیفۃ فقال اکشف عن ظہرک فکشف فرأی بین کتفیہ خالا فقال لہ محمد بن سیرین انت ابوحنیفۃ الذی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی امتی رجل یقال لہ ابو حنیفۃ بین کتفیہ خال یحیی اللہ علی یدیہ السنۃ"

"امام ابو حنیفہؒ نے ایک بار خواب دیکھا تو بصرہ تشریف لے گئے اور امام ابن سیرینؒ سے اس کی تعبیر دریافت کی۔ انہوں نے پوچھا: کیا اس خواب کا دیکھنے والا شخص ابو حنیفہؒ ہے؟ تو ابو حنیفہؒ نے فرمایا، میں ہی ابو حنیفہ ہوں۔ ابن سیرینؒ نے کہا کہ تم اپنی پیٹھ کھولو تو امام صاحب نے اپنی پیٹھ کھولدی۔ ابن سیرینؒ نے آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان ایک تل دیکھا تو ان سے فرمایا: تم وہی ابو حنیفہ ہو جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: میری امت میں ایک ایسا شخص نکلے گا جسے لوگ ابو حنیفہ پکاریں گے، اس کے دونوں مونڈھوں کے درمیان ایک تل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں سُنّت کو زندہ فرمائے گا۔"

اس واقعہ کو موفق نے "مناقب الامام[۴۸]" میں، علامہ عبدالرحمٰن بن یحییٰ المعلمی الیمانیؒ نے "التنکیل بمافی تانیب الکوثری[۴۹]" میں اور مولوی ظفرالدین رضوی بہاری صاحب نے

---

۴۸ مناقب الامام للموفق ج ۱ ص ۱۶ ۴۹ التنکیل بمافی تانیب الکوثری للیمانی ج ۱ ص ۱۹-۲۰

"جواہر البیان[۵۰] اردو ترجمہ خیرات الحسان" میں بسند یونس بن طاہر النفری وارد کیا اور اسے محض ایک "افتراء" قرار دیا ہے۔ یہ یونس بن طاہر النفری کون ہے؟ کسی کو علم نہیں۔ فنِ اسماء الرجال اور جرح وتعدیل کی بیشتر کتب اس کے تذکرہ سے خالی ہیں۔ صرف ابنِ سمعانیؒ نے "الانساب" میں لکھا ہے کہ "یونس بن طاہر النفری شیخ الاسلام سے ملقب تھا"۔ لیکن انہوں نے بھی اس پر نہ کوئی جرح نقل کی ہے اور نہ ہی اس کی تعدیل کو بیان کیا ہے۔

خود راقم نے علامہ ابنِ سیرینؒ کی مشہور کتاب "تعبیر الرؤیا" از اوّل تا آخر دیکھ ڈالی کہ شاید اس میں اس واقعہ کا کچھ سراغ مل جائے مگر مکمل کتاب کی ورق گردانی پر ایسا محسوس ہوا کہ شاید امام ابنِ سیرینؒ کے فرشتوں کو بھی اس واقعہ کی خبر نہ ہوگی۔ نیز یہ کہ امام ابوحنیفہؒ کے دونوں شانوں کے درمیان جو تِل تھا، وہ کوئی عام تِل نہیں بلکہ بہت اہمیت کا حامل تھا، اسے امام صاحب کی مہرِ امامت کہنا غلط نہ ہوگا کیونکہ جس طرح بحیریٰ راہب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہرِ نبوت کو دیکھ کر آپؐ کے نبی ہونے سے بہت قبل ہی آپؐ کی نبوت کی تصدیق کردی تھی[۵۱]، ٹھیک اسی طرح مذکورہ بالا روایت میں مشہور معبّر امام ابنِ سیرینؒ سے امام ابوحنیفہؒ کی امامت کی تصدیق کروائی گئی ہے۔ فیا للعجب!

۷۔ مناقب ابوحنیفہؒ کی اگلی حدیث یہ ہے:

"لوکان فی امّۃ موسٰی وعیسٰی مثل ابوحنیفۃ لما تھوّدوا ولما تنصّروا۔"

"اگر حضرات موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کی امتوں میں ابوحنیفہؒ جیسا کوئی شخص موجود ہوتا تو نہ یہودیت رہتی اور نہ نصرانیت"۔

اس روایت کو جرجانیؒ نے امام ابوحنیفہؒ کے مناقب میں بسند سہل ابنِ عبداللہ التستری روایت کیا ہے مگر یہ راوی بھی عند المحدثین "گمنام" ہے۔ علامہ ہیثمیؒ فرماتے ہیں: "مجھے اس کا ترجمہ نہیں ملا[۵۲]"۔ علامہ اسماعیل عجلونی الجراحیؒ نے "کشف الخفاء ومزیل الالباس" میں اس روایت پر "موضوع" ہونے کا حکم لگایا ہے[۵۳]۔

۸۔ اس بارے میں آٹھویں حدیث حضرت ابنِ عباسؓ سے یوں مروی ہے:

"یطلع بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر علی جمیع خراسان ما یکنی بأبی حنیفۃ۔"

---

۵۰ جواہر البیان للرضوی صہ ۳۵-۳۸، ۵۱ الوفاء باحوال المصطفیٰ لابن الجوزی ج ۱ صہ ۱۳۱-۱۳۲

۵۲ مجمع الزوائد للہیثمی ج ۲ صہ ۵ ۵۳ کشف الخفاء للعجلونی ج ۱ صہ ۳۳

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام خراسان والوں پر ایک چاند نکلے گا، جس کی کنیت ابوحنیفہ ہوگی۔"

اس حدیث کو علامہ ابن حجر مکی الہیثمیؒ نے "خیرات الحسان[۵۴]" میں اور علامہ اسماعیل عجلونیؒ نے "کشف الخفاء ومزیل الالباس[۵۵]" میں وارد کیا اور "موضوع" قرار دیا ہے۔

۹۔ اس بارے میں نویں حدیث یوں مروی ہے:

"ان سائر الانبیاء تفتخر بی وانا افتخر بابی حنیفۃ وھو رجل تقی عند ربی وکانہ جبل من العلم وکانہ نبی من انبیاء بنی اسرائیل فمن احبہ فقد احبنی ومن ابغضہ فقد ابغضنی۔"

"بے شک تمام انبیاءؑ مجھ پر فخر کرتے ہیں اور میں ابوحنیفہؒ پر فخر کرتا ہوں۔ وہ میرے رب کے نزدیک متقی شخص، علم میں ایک پہاڑ کی مانند اور انبیائے بنی اسرائیل میں سے نبی کے مانند ہے۔ پس جس نے اس کو محبوب رکھا، اس نے مجھے محبوب رکھا۔ اور جس نے اس کے ساتھ بغض کیا تو اس نے میرے ساتھ بغض کیا۔"

اس حدیث کو علامہ عجلونیؒ نے "کشف الخفاء ومزیل الالباس[۵۶]" میں وارد کیا ہے اور فرماتے ہیں: "ابن الجوزیؒ نے اسے موضوع قرار دیا ہے۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فخر فرمانے کے متعلق اگر ایک دوسری حدیث کو بغور دیکھا جائے، جو اگرچہ سنداً ضعیف ہے، مگر اس میں مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "انا سید ولد آدم ولا فخر" یعنی میں اولادِ آدم کا سردار ہوں مگر مجھے اس پر فخر نہیں ہے (بلکہ میں یہ بات محض تحدیثِ نعمت کے طور پر کہتا ہوں) —— تو پتہ چلتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نوعِ انسانی کی نجابت و سیادت اللہ عزوجل کے خاص فضل وکرم اور شرف و اعزاز کے باعث حاصل تھی، تاہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس سرداری پر فخر نہیں فرماتے تھے بلکہ اسکا تذکرہ بھی فقط تشکرِ الٰہی اور تحدیثِ نعمت کے طور پر کرتے تھے۔ کیا خوب دلچسپ معاملہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کی عطا کردہ نوعِ انسانی کی سرداری پر تو فخر نہ کریں لیکن اپنے ایک امتی کے باعث فخر کریں —— زیرِ مطالعہ حدیث کے "موضوع" ہونے کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت چاہیئے؟

---

۵۴ جواہر البیان ترجمہ خیرات الحسان للرضوی صد ۳۵-۳۸ ۵۵ کشف الخفاء للعجلونی ج ا صد ۳۳
۵۶ ایضاً

۱۰۔ اس بارے میں اگلی حدیث یہ ہے:

"انّ آدم افتخر بی وانا افتخر برجل من امّتی اسمہٗ نعمان وکنیۃ ابوحنیفۃ ھو سراج امّتی۔"

"حضرت آدمؑ کو مجھ پر فخر ہے اور مجھے اپنی امت کے ایک شخص پر فخر ہے، اس کا نام نعمان اور اس کی کنیت ابوحنیفہ ہے، وہ میری امت کا چراغ ہے۔"

اس حدیث کو بھی علامہ اسماعیل عجلونی الجراحیؒ نے "کشف الخفاء ومزیل الالباس"[۵۷] میں وارد کیا ہے اور اس پر "موضوع" ہونے کا حکم لگایا ہے۔

۱۱۔ ایک اور حدیث یوں بیان کی جاتی ہے:

"عمر (بن الخطاب) سراج اھل الجنۃ وابوحنیفۃ سراج امتی۔"

"حضرت عمرؓ جنتیوں کے چراغ ہیں اور ابوحنیفہ میری امت کے چراغ ہیں۔"

اس حدیث کو علامہ حسن بن محمد بن الحسن القرشی الصغانیؒ (م ۶۵۰ھ) نے اپنی کتاب "الموضوعات" میں وارد کر کے گویا اس کے "موضوع" ہونے کی تصریح فرمائی ہے[۵۸]۔

۱۲۔ مناقب امام اعظمؒ کی ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیں:

"ابوحنیفۃ سراج اھل الجنّۃ۔"

"امام ابوحنیفہؒ جنتیوں کے چراغ ہیں۔"

اس حدیث کو علامہ محمد درویش حوت البیروتیؒ نے "اسنی المطالب" میں وارد کیا ہے اور فرماتے ہیں: "یہ حدیث موضوع اور باطل ہے[۵۹]۔"

امام ابوحنیفہؒ کے مناقب میں ان بارہ[۱۲] احادیث کے علاوہ کچھ اور زبان زد روایات بھی بیان کی جاتی ہیں، جن میں سے چند مولوی ظفر الدین رضوی بہاری صاحب نے "خیرات الحسان" کے اردو ترجمہ "جواہر البیان" کے مقدمہ ثالث میں[۶۰] درج کی ہیں، مگر ساتھ ہی اس امر کی صراحت بھی کردی ہے کہ:

"یہ سب حدیثیں موضوع ہیں۔ جن کو ادنیٰ علم بھی حدیث کے پرکھنے کا ہے، ان کے نزدیک ان سب کی کچھ وقعت نہیں۔ اس لیے امام ابن الجوزیؒ نے ان سب کو موضوعات میں بیان کیا اور علامہ ذہبیؒ اور ہمارے استاذ امام جلال الدینؒ نے اپنے مختصر، اور حافظ ابوالفضل شیخ الاسلام ابن حجرؒ نے

---

۵۷ ایضاً ۵۸ موضوعات للصغانی ص۳۶ ۵۹ اسنی المطالب للحوت ص۲۶ ۶۰ جواہر البیان للرضوی ص۳۵-۳۸

"لسان المیزان" میں اس کو مقرر رکھا ہے۔ اور علامہ قاسم حنفیؒ، جن پر اس زمانہ میں مذہبِ حنفی کی ریاست ختم تھی، نے اس کا اتباع کیا"۔ الخ[۶۱]

اب امام ابوحنیفہؒ کے فضائل و مناقب سے متعلق جملہ زبان زد روایات پر چند مشاہیر علماء کی آراء و تبصرے ملاحظہ فرمائیں:

علامہ ابن حجر مکی الہیتمیؒ نے "خیرات الحسان" میں امام جلال الدین سیوطیؒ سے نقل فرمایا ہے کہ:

"وہ حدیث کہ جسے بخاریؒ و مسلمؒ وغیرہ[۶۲] نے تخریج فرمایا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوکان الایمان عند الثریا"؛ وفی لفظ "لوکان العلم معلقا عند الثریا لتناولہ رجال من ھؤلاء (ابناء الفارس)"۔ "یعنی اگر ایمان ثریا پر بھی ہو"، اور ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں: "اگر علم ثریا پر بھی لٹکا ہو تو ابناء فارس میں سے کچھ لوگ اسے پالیں گے"۔ امام ابوحنیفہؒ اور ان کے مثل علماء فارس پر محمول ہے۔ اور یہ حدیث امام صاحب کے فضائل میں بطورِ استشہاد پیش کی جانے والی ان تمام احادیث سے مستغنی کر دیتی ہے، جن پر محدثینِ کرام نے موضوع ہونے کا حکم لگایا ہے۔ پھر امام سیوطیؒ نے ان تمام روایات کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا اور ناقدین کا ان پر رد بھی نقل کیا ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ "یہ سب موضوع ہیں۔ جسے نقدِ حدیث سے ذرا سا بھی شغف ہے، اس کے نزدیک ان روایات کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے"۔ الخ[۶۳]

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اوپر صحیحین وغیرہ کی جس حدیث کو امام ابوحنیفہؒ پر محمول کیا ہے، اس کے بارے میں محققین علماء کے مابین کافی اختلافِ رائے نظر آتا ہے۔ بعض لوگوں نے اس حدیث سے مراد حضرت سلمان فارسیؓ کی قوم کو، بعض نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی قوم کو، بعض نے فقط امام بخاریؒ کو، بعض نے جملہ محدثینِ کرام کو، بعض نے صرف امام ابوحنیفہؒ کو اور بعض نے جملہ فقہاء و صوفیاء و علمائے عجم کو لیا ہے —— مسلک اہلِ حدیث کے سرخیل علامہ نواب صدیق حسن خان بھوپالیؒ امام سیوطیؒ اور حافظ شامیؒ، صاحبِ سیرۃ شامیہ کے اس موقف پر کہ انہوں نے اس حدیث کا مصداق صرف امام ابوحنیفہؒ ہی کو کیوں ٹھہرایا ہے، نقد و جرح کرتے ہوئے "عون الباری لحل ادلۃ البخاری" میں اس حدیث کا مصداق مصنفین صحاح ستہ و دیگر محدثین کو بتلاتے ہیں، ملاحظہ ہو:

---

[۶۱] ایضاً [۶۲] صحیح بخاری مع فتح الباری ج ۸ صد ۶۴۱، صحیح مسلم باب فضل فارس، جامع ترمذی مع تحفۃ الاحوذی ج ۴ صد ۱۹۹، ۳۷۷، مسند احمد ج ۲ صد ۴۲۰ [۶۳] خیرات الحسان بحوالہ کشف الخفاء للعجلونی ج ۱ صد ۳۳

"قلت وھٰؤلاء الرّجل ھم امثال البخاری ومسلم والترمذی وابی داؤد و النّسائی وابن ماجۃ ومن نحوھم وحذا حذوھم"[۶۴]

"میں کہتا ہوں اور یہ وہ لوگ ہیں، جیسے کہ بخاریؒ، مسلمؒ، ترمذیؒ، ابوداؤدؒ اور ابنِ ماجہؒ، نیز وہ اشخاص کہ جو ان کے ڈھنگ پر رہے اور ان کے قدم بقدم چلے"

آں رحمہ اللہ ہی اپنی دوسری کتاب "اتحاف النّبلاء المتقین" میں فرماتے ہیں:

"جہابذہ محدّثین مثل بخاری ومسلم وترمذی وابوداؤد وابن ماجہ وامثال ایشاں اولے تر واحق تر اند بمصداق بودن آں زیرا کہ ہمہ ایشاں از عجم و سرزمین فرس بودہ اند"[۶۵]

"بڑے بڑے محدّثین جیسے کہ بخاریؒ، مسلمؒ، ترمذیؒ، ابوداؤدؒ وابنِ ماجہؒ اور ان جیسے حضرات اس (حدیث) کا مصداق بننے کے لیے زیادہ موزوں اور زیادہ حقدار ہیں کیونکہ یہ سب کے سب عجم اور سرزمینِ فارس سے ہوئے ہیں"

آں رحمہ اللہ اسی کتاب میں آگے چل کر مزید لکھتے ہیں:

"صواب آنست کہ ہم امام درآں داخل است وہم جملہ محدّثین فرس باشارۃ النص، واللہ اعلم"[۶۶]

"صحیح یہ ہے کہ اشارۃ النّص کے اعتبار سے امام ابوحنیفہؒ بھی اس بشارت میں داخل ہیں اور فارس کے سارے محدّثین بھی، واللہ اعلم"

شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ نے محدّثین کے ساتھ اس بشارت میں متعدد فقہاء کو بھی شامل کیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"خبر داد کہ از فارس رجال علماء پیدا خواہند شد کبار محدّثین بخاری ومسلم وترمذی و ابوداؤد ونسائی وابنِ ماجہ ودارمی ودارقطنی وحاکم وبیہقی وغیرہ ایشاں ہمہ از فارس پیدا شدند واز فقہاء ابوالطیب شیخ، ابوحامد وشیخ ابواسحاق شیرازی وجوینی وامام الحرمین و امام غزالی وغیرہ ایشاں از فارس پیدا شدند بلکہ امام ابوحنیفہ دیاران ماوراء النہر وخراسانی او نیز اہل فارس اند و در میان ایں بشارت داخل"[۶۷]

---

[۶۴] عون الباری جلد ۲ صفحہ ۷ برحاشیہ نیل الاوطار [۶۵] اتحاف النّبلاء والمتقین صفحہ ۴۲۲ [۶۶] ایضاً
[۶۷] ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء ج ۱ صفحہ ۲۷۱

" رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے خبر دی کہ فارس سے علماء پیدا ہوں گے چنانچہ بڑے بڑے محدثین بخاریؒ، مسلمؒ، ترمذیؒ، ابو داؤدؒ، نسائیؒ، ابن ماجہؒ، دارمیؒ، دار قطنیؒ، حاکمؒ، بیہقیؒ وغیرہ سب فارس سے پیدا ہوئے اور فقہاء میں ابو طیب شیخؒ، ابو حامدؒ، شیخ ابو اسحٰق شیرازیؒ، جوینیؒ، امام الحرمینؒ اور امام غزالیؒ وغیرہ سب فارس ہی سے پیدا ہوئے بلکہ امام ابو حنیفہؒ اور آپ کے اصحاب ماوراء النہر و اصحاب خراسان بھی اہلِ فارس سے ہیں اور اس بشارت میں داخل ہیں۔"

شاہ ولی اللہ صاحب کے شاگردِ رشید مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی مرحوم نے تو اس بشارت کو اور زیادہ وسعت دے کر مشائخ صوفیہ کو بھی اس میں داخل کیا ہے، چنانچہ تحریر فرماتے ہیں:

| | |
|---|---|
| قلت ولعل فی ھٰذہ الاحادیث | "میں کہتا ہوں غالباً ان احادیث میں |
| اشارۃ الی مشائخ ماوراء النہر | اشارہ مشائخ ماوراء النہر حضرت خواجہ بہاء الدین |
| بہاء الدین نقشبند وامثالہٗ فانّ | نقش بند اور ان جیسے بزرگوں کی طرف ہے، |
| ھٰؤلاء الکرام من الاعاجم توطنا | کیونکہ یہ حضرات وطن کے اعتبار سے عجمی ہیں۔ |
| ....وایضا الی علماء ماوراء النہر | نیز اس حدیث میں علماء ماوراء النہر امام بخاریؒ |
| مثل ابی عبداللہ البخاری وامثالہ من | اور ان کے ہم پایہ دیگر محدثین و فقہاء کی طرف |
| المحدثین والفقہاء واللہ اعلم[۶۸] | بھی اشارہ ہے، واللہ اعلم۔" |

اور پر امام جلال الدین سیوطیؒ نے جس "صحیح" حدیث کو امام ابو حنیفہؒ کی علو شان پر محمول کیا ہے اگر ان کے قول کو درست مان لیا جائے تو بھی یہ بات تو قطعیت کے ساتھ معلوم و مشہود ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کے فضائل و مناقب میں بیان کی جانے والی بقیہ تمام روایات من گھڑت بلکہ جھوٹ کی پوٹ ہیں، چنانچہ علامہ شوکانی فرماتے ہیں: "ان احادیث کے بطلان کو واضح کرنے کی کوئی حاجت نہیں ہے۔"[۶۹] ملا علی قاری حنفیؒ فرماتے ہیں: "ابو حنیفہ سراج امتی والی حدیث باتفاق محدثین موضوع ہے[۷۰]"۔ علامہ صغانی حنفیؒ بیان کرتے ہیں: "سراج امتی ابو حنیفہ والی حدیث موضوع ہے۔"[۷۱] علامہ محمد درویش حوت البیروتیؒ فرماتے ہیں: "ان احادیث کے موضوع اور باطل ہونے سے نہ امام ابو حنیفہؒ کے فضائل کا انکار ہوتا ہے اور نہ ہی دوسرے ائمہ کے مناقب کی نفی بلکہ اصلاً یہ جھوٹ ہے اور ائمہ میں سے کسی کے بھی بارے میں کوئی صحیح یا ضعیف نص وارد نہیں ہے:[۷۲] (باقی)

---

[۶۸] تفسیر مظہری ج ۲ ص ۲۵۹ سورۃ نساء [۶۹] فوائد المجموعہ للشوکانی ص ۴۲۰ [۷۰] اسرار المرفوعہ للقاری ص ۲۷ [۷۱] موضوعات للصغانی ص ۱۱۱ [۷۲] السنی المطالب للحوت ص ۲۶۔